Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal Impact Factor 4.94 ISSN No. 2456-1665

اسلام۔فنون لطیفہ اور تصور جمالیات

پروفیسر ڈاکٹر اقبال احمد خان

فن کو عام طور پر آرٹ کہا جاتا ہے اور اس کے لیے عربی میں زخرف یا صناعہ کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ فن جمع فنون کے معانی، ہنر، آرٹ، صنعت، طریقہ کار، علم کا کوئی شعبہ، گن، کرتب، دھوکا، فریب، کوئی خاص علم مکر و فریب، مزین کرنا ملتے ہیں۔ فارسی کی قدیم کتب میں فن کا لفظ جدید معنوں یعنی آرٹ اور ہنر یا فن کے الفاظ عمارت گری، نقاشی، تذہیب اور مصوری کے لیے استعمال ہوئے ہیں۔ انگریزی میں فن یعنی آرٹ کسی نظریے اور تخلیق کے مادی اظہار کو کہتے ہیں اور اس سے مراد پیشہ یا ہنر لی جاتی ہے۔

مختصراً فنون لطیفہ انسان کی جمالیاتی حس کے اظہار کا ذریعہ ہوتے ہیں جن کی مدد سے وہ اپنی مہارت یا تخیل کو بیان کرتا ہے۔

گویا فن، کسی ہنر یا مہارت کو کہا جاتا ہے جسے عام طور پر دو زمروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ فن کی دو معروف صورتیں ہیں۔

1۔ فن مفیدہ جو انسان کی کسی حقیقی ضرورت کو پورا کرتے ہیں اور یہ زیادہ تر صنعت و حرفت سے متعلق ہوتے ہیں۔ جیسا کہ کپڑا بننے کی صنعت

2۔ فن لطیفہ وہ فنون جو ضرورت پورا کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے ذوق جمال کی تسکین بھی کرے، جن فنون میں جمالیاتی عنصر نمایاں ہو۔ جن کے ذریعے وہ اپنے جمالیاتی ذوق کے فطری تقاضے پورے کر کے اپنے جذبات اور احساسات کو منفرد اور دل نشین انداز سے بیان کر سکے، فنون لطیفہ کہلاتے ہیں۔ فنون لطیفہ کی ابتدائی اقسام، مصوری، مجسمہ سازی، فن تعمیر، موسیقی اور شاعری تھیں۔ بعد میں تصویر کشی، تھیٹر اور فلم سازی جیسے فنون بھی اس میں شامل ہوتے گئے۔

تمام فنون کو تین اقسام میں بیان کیا جاسکتا ہے۔ ادبی فنون۔ بصری فنون۔ عملی / سمعی فنون

ادبی فنون سے مراد وہ تحریری مواد ہے جس کے ذریعے انسان اپنے خیالات و جذبات کا اظہار کرتا ہے چاہے یہ تحریر کی شکل میں ہو یا اشعار کی صورت میں اور ادبی فنون سے مراد وہ فنون ہیں جن کا تعلق ادب سے ہوتا ہے اور جن کے ذریعے انسان اپنا مافی الضمیر بیان کرتا ہے۔

بصری فنون ایسے تخلیقی آرٹ کو کہا جاتا ہے جس کو بہ چشم سراہا جائے۔ ان میں مجسمہ سازی، تصویر کشی، فلم سازی، پرنٹ میکنگ، ڈیزائننگ، دھات کا کام، خطاطی، فن تعمیر اور دستکاری وغیرہ نمایاں ہیں۔

سمعی فنون، وہ فنون جنہیں دیکھنے کے ساتھ ساتھ سن کر سراہا جاسکے اور جس میں فنکار اپنے فن کی صلاحیتوں کا مظاہرہ عملی کارکردگی کے ذریعے کرے، عملی فنون یا پرفارمنگ آرٹس کہلاتے ہیں۔ رقص، موسیقی، اوپیرا، اداکاری، تھیٹر اور فلمسازی اہم عملی فنون ہیں۔

اسلام کا تصور جمالیات اسلام عین دین فطرت ہے۔اس کا کوئی حکم یا تقاضہ انسانی فطرت کے خلاف نہیں ہے۔جس طرح انسانی جسم کی بھوک مادی اشیاء سے مٹائی جاتی ہے،روح کو بھی تسکین کے لیے روحانی غذاء کی ضرورت ہوتی ہے۔اسلام اس روحانیت اور مادیت کا حسین امتزاج ہے اور دونوں میں اعتدال کا متقاضی ہے۔اسی لیے اللہ رب العزت نے مادی اور روحانی،دونوں طرح کے تقاضوں کی تکمیل کی انسان کو اجازت دی،بلکہ حسن وجمال کے عنصر کی حوصلہ افزائی کی۔اسلام کا یہ نظریہ حقیقت پر مبنی ہے کہ ہر شے کو اعتدال میں رکھا جائے۔انسان جس کام کو بھی سرانجام دے،اسے حسین سے حسین انداز میں ادا کرے۔

نبی کریمؐ نے اللہ رب العزت کے نزدیک حسن وجمال کے پسندیدہ ہونے کے حوالے سے ارشاد فرمایا:إِنَّ اللّٰہَ جَمِيلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ
- "اللہ تعالیٰ خوبصورت ہے،خوبصورتی کو پسند کرتا ہے۔

رب العزت نے ہر چیز کو حسن وجمال کے ساتھ پیدا کیا،اسے زینت عطا کی،انسان کے اندر اسی کا ذوق رکھا۔جب اس خالق کائنات نے اپنے ہر امر میں حسن وجمال کو مد نظر رکھا،تو انسان سے بھی یہی تقاضا کیا کہ وہ دنیا میں احسن عمل کرے اور برائی کو اچھائی کے حسن سے دور کرے۔

احسن،جس کا اللہ نے انسان سے تقاضا کیا ہے،ہر کام میں حسن،عمدگی،خوبصورتی،سلیقہ اور خوبی پیدا کرنے کا نام ہے۔ا
حسن۔احسن کے تین درجے بیان کیے گئے ہیں۔عقلی(Rational)کسی بھی قسم کی خوبصورتی جسے انسانی ذہن پسند کرے
ب۔حسی (Sensual)،جو انسان کے جذبات کو اُبھارے
ج۔شعوری(Sensible)،جو انسان کی فطرت سلیمہ کو پسند آئے۔

ہر وہ شے جو اللہ نے بنائی،وہ احسن ہے،کیونکہ اس کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور ہر حسن کی نسبت اسی کی طرف ہے۔قرآن مجید اسی حسن سے آگاہی کا پیغام دیتا ہے،جو انسان کی فطرت سلیمہ کے عین مطابق ہو۔اس کے اظہار،اس کی توصیف اور تصرف کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔بنیادی طور پر انسانی اقدار تین طرح کی ہوتی ہیں۔روحانی اقدار،جو حق اور سچ سے متعلق ہیں۔اخلاقی اقدار خیر سے متعلق ہیں اور جمالیاتی اقدار حسن سے متعلق ہیں۔ان تینوں کی بیک وقت تحصیل ضروری ہے تا کہ ان میں توازن پیدا ہو۔
انسان فطری طور پر ذوق جمال اور حسن وخوبی کی طرف میلان رکھتا ہے۔وہ بے ترتیبی،بے ڈھنگا پن،بد صورتی،بد سلیقگی کو ناپسند کرتا ہے اور ترتیب،توازن،اعتدال اور حسن کو پسند کرتا ہے۔حسن اس کے دل ودماغ میں موجود ہے۔حسن کائنات کی ہر چیز میں بکھرا ہوا ہے۔اس حسن کا منبع اللہ کی ذات ہے۔اور اس کا ہر امر ذوق جمال کا مظہر ہے۔اللہ تعالیٰ نے کائنات کو حسن وجمال کا مجموعہ بنایا۔قرآن مجید معجزہ جمال ہے اور جنت بھی ان اشیاء کا مجموعہ ہے جو انسان کے لطیف احساسات اور جمالیاتی ذوق کو مہمیز بخشتی ہیں۔اس ذوق جمال کی تسکین کے لیے کائنات کے حسن کو اپنی توجہ کا مرکز بناتا ہے اور اپنے احساس کی ترجمانی کے لیے مختلف ہیئتیں منتخب کرتا ہے۔

تخلیقی اور تخیلاتی جذبات کی آبیاری کے لیے فنون لطیفہ لازمی ہیں جو انسان کو ذہنی اور جذباتی بالیدگی عطا کرتے ہیں۔ اسلام نے جمالیات حس کو بیدار کر کے اسے اپنے فن میں پیش کرنے کی ترغیب دی ہے

"حسن وہ خاصیت یا شے ہے جو کسی بھی شکل میں ہو، دیکھنے والے کو خوش کرتی ہے۔ فن حسن کی تخلیق ہے۔ یہ ایسی شکل میں سوچ یا احساس کا اظہار ہے جو حسین یا ارفع لگتا ہے اور فن اس وقت شروع ہوتا ہے جب انسان اشیاء کو خوبصورت بنانے کی ذمہ داری لیتا ہے۔

کائنات بھی انسان سے مطالبہ کرتی ہے کہ میں سراسر حسن ہوں، میرا مشاہدہ کرو اور میرے حسن وجمال پر غور کرو۔ کائنات کا یہ حسن وکمال ہی فنون لطیفہ کی بنیاد ہے۔ ذوق جمال کی تسکین کے لیے اختیار کیے جانے والے فنون انسان کے تخیل کی ترجمانی کرتے ہیں، جو فنون لطیفہ کہلاتے ہیں۔ یہ گویا ہنر مندی یا وہ خصوصی لیاقت ہے جن کا تعلق انسان کے نازک ترین احساسات اور جذبات سے ہوتا ہے۔

آرٹ یا فن فکر انسانی کے اس ابلاغ واظہار کا نام ہے جس نے فطرت کو اپنا وسیلہ بنایا ہو، مثلاً مصوری اصلا رنگوں سے کام لیتی ہے، سنگ تراشی پتھروں سے اور موسیقی اصوات سے۔

فنون لطیفہ فطرت سے الگ یا خلاف فطرت چیز نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اسی ذوق جمال کی ترجمانی ہے جو انسان کو فطرت نے ودیعت کیا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ وہ ہر عمل میں حسن وکمال تک پہنچے، تو ہر مخلوق اس کمال کی تلاش کرتی ہے اور اس کی نقل کرتی ہے۔ اگر وہ اس نقل میں اپنا تخیل ڈالے تو وہ فن کہلاتا ہے ہر انسان میں ذوق جمال موجود ہوتا ہے لیکن اس کے اظہار کی صلاحیت ہر ایک میں نہیں ہوتی۔ بعینہ فن کا نادر نمونہ تخلیق کرنے کے پس پردہ کچھ محرکات ضرور ہوتے ہیں جو انسان کو اس طرف مائل کرتے ہیں۔ جیسے

1. "علم: انسان اپنے علم کا اظہار اپنے فن کے ذریعے کرتا ہے۔
2. معلومات: دوسروں تک معلومات پہنچانے کے لیے فنون کا سہارا لیا جاتا ہے۔
3۔ شہرت: انسان شہرت حاصل کرنے کے لیے فنون کو اپناتا ہے۔
4۔ محبت؛ کسی کی محبت انسان کو فن کا نمونہ تخلیق کرنے پر ابھارتی ہے۔
5۔ ضرورت۔ انسان اپنی ضرورت کے لیے اپنا تخیل اور ذوق جمال سمو کر کوئی چیز تخلیق کرتا ہے۔
6۔ آسائش۔ آسائش کے لیے فنی صلاحیتوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔
7۔ حسن۔ کائنات اور انسان کا حسن فنون لطیفہ اپنانے کا محرک ہے۔ ظروف سازی، مجسمہ سازی، مصوری، رقص وغیرہ یہ سب فن کے اظہار کے خارجی ذریعے ہیں۔

مسلم معاشروں میں فنون لطیفہ کے تصور کو درست طریقے سے سمجھنے کی سعی نہیں کی گئی اس لئے اسے مقاصد شریعہ کی روشنی میں دیکھنے کی ضرورت ہے۔ شریعت کا مقصد انسانی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے۔ کوئی بھی ایسا فعل جو ان پانچ میں سے کسی ایک کے بھی زیاں کا باعث بنے، وہ شرعاً درست نہ ہوگا۔

مسلمانوں کی زندگی کا مقصد اپنی زندگی رب کی فرماں برداری میں گزارنا ہے اور جو بھی چیز اسے یاد الٰہی سے غافل کرے، اس کا اختیار کرنا گناہ ہے۔ لہٰذا یہ دیکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا فنون لطیفہ شریعت کے مقصد، انسانی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت میں رکاوٹ ہے یا نہیں، اور کیا قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی رو سے انہیں حرام یا ممنوع قرار دیا گیا ہے یا نہیں؟

جب اللہ رب العزت کی ہر چیز میں حسن ہے اور وہ انسان کے ہر فعل میں بھی اسی حسن کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور انسان جب کائنات کے حسن کو اپنے تخیل کے تناظر میں پیش کرنا چاہتا ہے تو وہ ان فنون کا سہارا لیتا ہے۔ اگر فن بہ یک وقت انسانی ضرورت کی تکمیل اور اس کے ذوق جمال کی تسکین کرے تو یہ فن لطیف کہلاتے ہے۔ بذات خود یہ فنون انسانی دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت میں رکاوٹ نہیں بنتے، کیونکہ یہ انسانی فطرت کا حصہ ہیں۔

عمدہ کپڑا بنانے، اس سے بہترین لباس تیار کرنے، اور اس لباس کو سوزن کاری و کشیدہ کاری سے مزین کرنے کا فن۔ قرآن کریم جو علم و دانش اور فصاحت و بلاغت کا عظیم معجزہ ہے، اس کی خوش الحانی سے تلاوت کرنے کا فن قرآت کی بنیاد بنا اور قرآن مجید کو عمدہ خط اور مزین انداز سے محفوظ کرنے کی خواہش فن خطاطی کی بنیاد بنی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے دل میں خوبصورت چیزوں کی محبت ودیعت کی ہے جیسے گھر بنانا کا فن آج جدید دور کے نہایت پیچیدہ، پائیدار اور نفیس فن تعمیر تک آ پہنچا ہے۔ البتہ مسلمانوں نے مساجد سے دلی وابستگی کی بنا پر اپنے فن تعمیر میں بھی ایسے امتیازی اوصاف پیدا کیے جو اللہ تعالی کی قدرت و واحدانیت کو آشکار کرتے ہیں۔

اللہ رب العزت نے انسان کو قلم کے ذریعے لکھنا سکھایا، اسے حصول علم کی ترغیب دی اور اپنی آسمانی کتابیں اور صحیفے تحریری شکل میں نازل کیے۔ خوبصورت اور عمدہ پیرائے میں اپنا مافی الضمیر بیان کرنا، کہانی یا قصے سننا، سنانا، ترنم، وزن اور ہم آواز الفاظ کے استعمال سے اپنی بات کو شاعرانہ رنگ دینا انسان کے لیے پسندیدہ ہے۔ یہی چیز ادبی فنون کی بنیاد بنی۔ اور انسان نے نثر اور نظم کے ذریعے اپنے خیالات کو خوبصورت شکل دی۔

کائنات میں بکھرا حسن اس بات کا غماز ہے کہ کائنات کا خالق ایک باکمال اور عظیم مصور ہے جس نے ہر چیز میں اپنی قدرت و خالقیت کا رنگ بھرا۔ انسان نے جب اس کی تخلیقات کی نقل میں اپنا تخیل ڈالا اور اسے تصویر کی شکل دی تو فن مصوری کی بنا پڑی۔ صوتی خوبصورتی کی طرف مائل ہونا فطرت انسانی ہے۔ پرندوں کی خوشنما آواز، بہتے جھرنے اور آبشاریں، انسانی آوازوں کا ترنم اور لے فن موسیقی کی بنیاد بنا۔ المختصر متذکرہ بالا فنون لطیفہ کی نمایاں اصناف میں سے کوئی بھی صنف بنیادی طور پر انسانی

دین، جان، مال، نسل اور عقل کے ضیاع کا باعث نہیں بنتی۔ بلکہ یہ انسان کے جذبات کی عکاسی کے ذرائع ہیں۔ کوئی بھی ذریعہ مطلقاً اچھا یا برا نہیں ہوتا، بلکہ اس کا استعمال اسے اچھا یا بر بناتا ہے۔ اگر فنون کو چند حدود و قیود کے تحت رہ کر استعمال کیا جائے تو ان میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

قرآن مجید میں صراحت کے ساتھ فنون لطیفہ کی ممانعت یا حرمت کا ذکر موجود نہیں ہے۔ جو چیز انسان کو عارضی لذتوں میں گم کر دے، دنیا کی محبت بڑھا کر اسے اپنے مقصد سے غافل کر دے، وہ غلط ہے۔

اللہ رب العزت کی قدرت میں موجود تناسب، ہم آہنگی، توازن اور اعتدال کو انسان نے اپنی تخلیقات میں اپنایا اور اسے عروج و کمال تک پہنچایا۔ جیسے رسول اللہ صلی علیم سے محبت و عقیدت کا اظہار شاعری میں نعت گوئی اور نعت خوانی سے کیا۔ قرآن مجید کی محبت حسن قرآت، حسن خط اور ادب لطیف کی طرف رہنما بنی۔ جبکہ بیت اللہ سے دلی وابستگی خوبصورت مساجد کی تعمیر کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ البتہ مسلمانوں کے ہاں تشبیہی اور تمثیلی فنون کی پذیرائی نہیں ہوئی۔ اسی بنا پر مستشرقین اسلامی فنون لطیفہ پر اعتراض کرتے ہیں کہ اسلام نے فن کو محدود کر دیا اور تمثیلی فنون کی ممانعت کے باعث مسلمانوں کے ہاں ایسی تخلیقات کم ہیں، لیکن تمثیلی فن کی حوصلہ افزائی اسے بت پرستی کی طرف لے جا سکتی تھی۔ لہذا مسلمانوں نے یونانی اور بازنطینی فن کو اسلامی انداز میں ڈھالا، اپنے تصورات کو غیر تشبیہی اصناف کی طرف مائل کیا اور اپنے تخیل کو خطاطی، فن تعمیر، رنگ آمیزی، ریاضیاتی اشکال کی تخلیق اور میناتوری کے ذریعے پیش کیا۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اسلام کا تصور جمال انسان سے ہر امر میں ایسے حسن اور کاملیت کا متقاضی ہے کہ اس کے فطری تقاضے اور ذوق جمال کی تسکین بھی ہو جائے اور شریعت کے کسی حکم پر زد بھی نہ پڑے۔

Dr.Iqbal Ahmad Khan
Dr.Manorama & Prof.H.S.Pundkar Arts, Commerce & Science College, Balapur, Akola 444302 (MS)